یہ تھا کہ بنگلہ زبان کو ریاستی زبان بنایا جائے اور ساتھ ہی بنگلہ کو عربی رسم الخط میں لکھنے کی تجویز کو واپس لیا جائے! اردو والوں پر اس خبر کو پڑھ کر خواہ کوئی اثر ہوا ہو لیکن انہیں خوش ہونا چاہئیے کہ کم از کم پاکستان کے ایک مضبوط تر علاقہ میں اردو کے خلاف یہ ایجی ٹیشن اس بات کا ثبوت ضرور ہے کہ اردو کو بھارت میں جو بعض لوگ "اسلامی زبان" سمجھتے ہیں ان کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ اگر واقعی ایسا ہوتا تو ایک اسلامی ملک میں ایک اسلامی زبان کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

بہر حال وہ لوگ جو ہمیشہ مذہب کو اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کے حصول کا آلۂ کار بنانے کے خوگر رہے ہیں انھیں ہندوستان کے الکشن اور مشرقی بنگال میں اردو کے خلاف ایجی ٹیشن سے عبرت ہونی چاہئے کہ دراصل مذہب کا کام ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ سے ٹکرانا اور ان میں تصادم و تزاحم پیدا کرنا نہیں ہے ایک ملک کے مختلف المذاہب باشندے ملکی اور تمدنی و سیاسی معاملات میں اس پر مجبور ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون و اشتراک کا معاملہ کریں عدل و انصاف سے کام لیں" ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں ایک شخص کی بھلائی اور ایک انسان کا فائدہ لازمی طور پر دوسرے اس کے پڑوسی یا بھائی کا فائدہ ہے۔ تنگ نظری سے کسی دوسرے کو ہی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ خود تنگ نظر بھی اپنی تنگ نظری کا شکار ہو جاتا ہے کسی ملک کے عوام و خواص خواہ مذہب کے اعتبار سے کیسے ہی مختلف ہوں لیکن ملکی معاملات و مسائل اور زبان و ادب وغیرہ کا فیصلہ صرف عوام کی مشترک ضرورتوں کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ اس فیصلہ کے لئے باہمی اعتماد و رواداری، اور باہمی صلح و آشتی کی ضرورت ہے اور مذہب اس ضرورت کی اسپرٹ پیدا کرنے میں ممد و معاون ہوتا ہے نہ کہ کوئی روک! وہ اُس جذبۂ تعاون و اشتراک کی پرورش کرتا ہے جو باہمی اجتماعی و تمدنی معاملات و مسائل کو حل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ انسانی طبقات میں ہم آہنگی اور وحدت پیدا کرنا چاہتا ہے نہ یہ کہ ان کی بنی بنائی وحدت کو اور منتشر کر دے"!

ے بڑا سبق جو یہ الکشن دیتا ہے اگر اس ملک کی اکثریت سے نے۔ حکومت نے اور یہاں کی اقلیتوں نہ اکثریت میں پندار برتری پیدا ہوگا اور نہ اقلیت میں احساس کمتری نہ حکومت میں انانیت اور بے ر۔ ررن نی تسان پیدا ہوگی اور نہ باشندگان ملک میں افتراق و تشتت، سب امن اور چین سے رہیں گے اور یہ ملک دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گا۔